# لیکوڈرما (برص سفید)

خالص ہومیو پیتھی علاج

# لیکوڈرما: خالص ہومیوپیتھی علاج

# Leucoderma:
## Classical Homœo-therapeutics.

Simplified
For Young Homœopaths

ہومیوپیتھی معالج محمد سعید چودھری

+92 0300 4280241

انسان بیمار خود سے ہوتے ہیں، اور شفاء اللہ رب العزت عطا کرتا ہے۔ شافی مطلق، رب العلمین، رحمٰن، رحیم، حکیم اورخبیر ہے۔ آج ہم بیماروں کے علاج کے لیے ایک معالج اور شافی مطلق میں تعلق کا تصور کرتے ہیں، دو پارٹنرز، ایک رفیق اعلیٰ، جس کا سب کچھ ہے، اور دوسرے کو ہم، بلا تفریق رنگ و نسل اور مذہب سچا معالج کہیں گے، جو آرگینن کے اصولوں پر ایمان رکھتا ہے۔

جیسے خدا کا قانون ہے، پانی بلندی سے نیچے کی طرف بہتا ہے۔ اسی طرح خدا نے بیماری اور شفاء کے اصول بھی بنا رکھے ہیں۔ جب بھی جہاں بھی، ان اصولوں کے مطابق، علاج ہوتا ہے تو شفاء ہوتی ہے۔ مذاہب کی دنیا میں اسے خدائے بزرگ و برتر کے کن اور فیکون سے، جانا، جاتا ہے۔ ہمارے سب کے استاد محترم، عظیم ڈاکٹر ہانمن، اس بات کو بخوبی سمجھ گئے تھے کہ خدا کے بنائے ہوئے، بیماری اور شفاء کے اصول دریافت کرنے کی ضرورت ہے۔ ان کی دلچسپی، غیر معمولی قابلیت اور محنت رنگ لائی، انہوں نے مشکل حالات میں کثرت تجربات سے یہ قوانین دریافت کیے، اور اس کے بعد یہ سارا علم اپنی کتاب، آرگینن آف میڈیسن کے ذریعہ انسانیت کی صحت کے لیے وقف عام کر دیا۔ ہومیوپیتھی ڈاکٹر، خواتین و حضرات، شفاء کے یہ قوانین دوسرے شعبوں کے ڈاکٹر اور حکماء، خواتین و حضرات، سے زیادہ جانتے ہیں۔

خدا ہمیشہ چاہتا ہے کہ اس کی مخلوق کے دکھ اور بیماریاں دور ہوں۔ خدا یہ بھی چاہتا ہے کہ انسان دوست سچے معالج، اس کے بنائے ہوئے، شفاء کے اصول اچھی طرح سمجھیں، اور ان پر عمل پیرا ہوتے ہوئے بیماروں کا علاج کریں، اور خدا انہیں شفاء عطا فرمائے۔ ایک سچے ہومیوپیتھی معالج کو، شعوری طور پر خدا سے تعلق رکھتے ہوئے، بیماروں کی شفاء میں، علیٰ حد بشریت، شافی مطلق کا پارٹنر ہونا چاہیے۔ اس کے بعد سچے معالج جیسے جیسے اپنی ذمہ داریاں پوری فرمائیں گے۔ ماحول میں بیماروں کو شفاء ہوتی نظر آئے گی، خلق خدا کی تکالیف کم ہوں گی اور انسانیت خدا کا شکر ادا کرتے ہوئے پکارے اٹھے گی، الحمد للہ رب العلمین۔

شافی مطلق کا پارٹنر کیسا ہونا چاہیے؟ یہ آپ شعوری طور پر اپنے رب کو موجود سمجھ کر، پہلے خود سوچیں اور پھر مل جل کر۔ اگر آپ اس کے لیے تیار ہو جائیں، تو اپنے دوستوں، اور اپنے محترم اساتذہ کو اطلاع کریں۔ اس کے لیے میری طرف سے پیشگی مبارکباد قبول فرمائیں۔ پھر مل جل کر یہ بھی متعین کریں کہ اس پارٹنر شپ کی ذمہ داریاں کماحقہ ادا کرنے کے لیے، بیماروں کی شفاء، ان کے آنے والے کل کو بہتر کرنے کے لیے آپ کو کیا کرنا ہے۔ اس ضمن میں کچھ گزارشات حاضر خدمت ہیں، اگر آپ دل و جان سے ان پر عمل پیرا ہونا، پسند فرمائیں۔

شفاء کے ان قوانین کی مادر کتاب آرگینن آف میڈیسن ہے۔ یہ عظیم انسان دوست کتاب، آپ کے محترم اساتذہ پڑھائیں گے، اور آپ سمجھیں گے۔ شاگرد کی برتر مہارت سے استاد کی عزت بڑھتی ہے۔ اگر وقت گزرنے کے ساتھ شاگرد کا علم اور مہارت استاد کے علم اور مہارت سے آگے نہیں نکلتا، تو دوسرے ضرور آگے نکل جائیں گے۔

اب آپ کو کلاس میں نیند نہیں آئے گی۔ رات کو دوسرے سوئے رہیں گے، مگر آپ علی الصبح اٹھ جائیں گے۔ شفاء کے قوانین، علم الادویہ اور دیگر ضروری علوم کو اپنے دل و دماغ میں اتارنے کے لیے سخت محنت کریں گے۔ آپکو امتحانات اچھے نمبروں سے پاس کرنا ہونگے۔ یہ سب اس لیے کہ آپ نے بیماروں کو شفاء سے ہمکنار کرنے میں علیٰ حد بشریت، شافی مطلق کا چھوٹا سا پارٹنر بننے کی ذمہ داری کو پورا کرنا ہے۔ اب مستقل اور مکمل شفاء پھیلانے والے کو ہی معالج کہا جائے گا۔

آرگینن کا پیرانمبر 3 بار بار سمجھ کر پڑھیے۔ڈاکٹر لپی کا ایک مقالہ نیٹ سے مل جائے گا۔ دو پیرے آرگینن کے، اور دو ادویات تفصیل کے ساتھ، کم از کم ڈاکٹر کلارک کے پریکٹیکل میٹیریا میڈیکا سے روزانہ ساری عمر پڑھتے رہیں، آپ کی قابلیت میں ایسا اضافہ ہو گا کہ آپ خود بھی حیران ہونگے۔پریکٹس میں ڈاکٹر لپی کا مٹیریا میڈیکا اپنایئے۔ آنے والے کل کیلیے مٹیریا میڈیکا ویوا، استاد ڈاکٹر جارج وتھالکس، ضروری ہو گا۔

علاج کی دنیا میں مختلف سسٹم رائج ہیں، آج ہم ان میں سے سر دست کچھ طریقوں کا اختصار کے ساتھ ذکر کرتے ہیں:

پہلے طریقہ میں بیمار تکلیف بتاتا ہے، کبھی کچھ تکالیف ڈاکٹر خواتین و حضرات خود سے اور متعدد لیبارٹری ٹیسٹوں سے معلوم کرتے ہیں۔ پھر ان تکالیف کو جنرلائیز کرتے ہوئے ایک بیماری کا نام متعین کیا جاتا ہے، اور اس بیماری کے لیے فارمیسیوں کی جانب سے مہیا کردہ معلومات اور ادویات سے علاج کرتے اور کرتے ہی رہتے ہیں۔ ادویات کا مستقل استعمال ، بیمار کی بار بار بحالی اور نگہداری کو ہی علاج کہا جاتا ہے (1)۔یہ طریقہ علاج بہت اچھی طرح سے رائج ہے، مگر ایک سچا معالج مریض کو شفاء سے ہمکنار کرنے میں اس جانب رضامندی سے نہیں جائے گا۔

دوسرے عطائی طریقہ علاج میں معالج کو کوئی دوسرا کسی بیماری کے علاج کے لیے دوا بتاتا ہے۔عطا کرنے والے کے لیے کسی انسانیت دوست اصول کا پابند ہونا ضروری نہیں، کبھی علم اور مہارت کا معیار بھی نہیں ہوتا، اور عطا حاصل کرنے والا، بخش حاصل کرنے والا ہی رہتا ہے۔یہ عطائی علم اکثر ایک مرض کے لیے ہوتا ہے، جبکہ مریض میں ایک سے زیادہ بیماریاں موجود ہوتی ہیں۔اس لیے مرکبات بنائے جاتے ہیں۔ بڑے بڑے نامور ڈاکٹر، حکیم اور دوسرے معالج کرتے کیا ہیں؟
ایک دو سادہ مثالیں پیش کرتا ہوں:

اخروٹ توڑیں، تو دماغ سے مشابہت ملتی ہے، چلیے مریض کے دماغ کی کمزوری اور دیگر ذہنی عوارض کے لیے استعمال کریں، بہت ہی مجرب ہے۔ کیسے مجرب ہے؟ جواب دیا جاتا ہے:"یہ فلاں کے تجربہ سے مجرب ہے۔" غور فرمایئے یہاں آسانی سے سمجھ میں آنے والا شفا کا کوئی اصول موجود نہیں ہے۔(2)

فلاں بوٹی سخت کڑوی ہے (3)، اس سے ذیابیطس کا علاج جاری کردو۔ یہ بھی مجرب ہے۔ اس کے لیے ڈاکٹرائین آف **سگنیچر** کا نام رکھا گیا ہے۔مجرب بتانے کے لیے مقالے تحریر کردیے جاتے ہیں۔ خدا نے اس دنیا میں ہر چیز انسان کے فائدہ کے لیے بنا رکھی ہے۔اس لیے آسانی سے عطائی علم کو سائنسی مقالوں کی شکل دے کر پیش کیا جاتا ہے۔ بڑے اشتہاری نسخے اس طرح کا عطائی علم اکٹھا کر کے بنائے جاتے ہیں۔اور اشتہارات اور دیگر ہلکے طریقوں سے، بیماروں کی مستقل اور مکمل شفاء کی بجائے، محض اپنی مشکلات دور فرمائی جاتی ہیں۔

مگر ایک سچا معالج ایسے نہیں چلتا۔ ہمارے ہومیوپیتھک ڈاکٹروں کے باباجی اسے بالکل نہیں مانتے۔اور فرماتے ہیں کہ دوائی کی پروونگ ہو گی (4)، علامات اکٹھا کی جائیں گی، آسانی سے سمجھ آنے والے اصولوں کے تحت علاج ہو گا۔ اور یہ سب محض نظری باتیں نہیں ہیں، عظیم ہانمن نے دنیا کو سائنسی طور پر یہ سب کرکے دکھا دیا۔(5) ملاحظہ فرمائیں آرگینن آف میڈیسن، کرانک ڈیزیز ز اور مٹیریا میڈیکا پیورا۔

**نیا بہترین طریقہ علاج** یہ ہے کہ مریض کی علامات، انسان دوستی کے جذبہ سے، دلچسپی کے ساتھ اکٹھا کی جائیں۔ علامتوں کو ریپرٹورائز کیا جائے، اور پہلے طریقہ کی بجائے ہر بیمار کو علیحدہ سے انڈویجولائیز کیا جائے(6)۔ بیمار کی کانسٹی ٹیوشن متعین کرنے کی کوشش کیجائے، ایکٹیو میازم معلوم کیا جائے، اور مریض کا علاج آرگینن کے آسان فہم، متعین اصولوں کے تحت، محض تحلیل شدہ ادویات کے استعمال سے کیا جائے۔ مریض کا علاج کیا جائے، امراض کا نہیں ۔ یوں ہر نئے مریض کے لیے، علیحدہ سے محنت اور احتیاط کی جائے گی۔(7)

اس کے ساتھ، ایک سچے معالج کے لیے آرگینن کے پیرا نمبر 273 اور 274 کا مطالعہ بھی ضروری ہو گا، ان دو پیروں میں میرے اور آپ کے لیے وافر روشنی موجود ہے۔ کیونکہ خود عظیم ہانمن نے کمپلیکس ہومیوپیتھی کے خلاف واضح فیصلہ دے رکھا ہے، کمپلیکس ہومیوپیتھی، میں ہومیوپیتھی فارماکوپیا میں درج ادویات کو ابتدائی طاقتوں میں، آرگینن کی بجائے، اوپر دیے گئے دوسرے طریقہ پر بطور نام نہاد ہومیوپیتھی استعمال کروایا جاتا ہے۔ یہاں ہومیوپیتھی ادویات ضرور استعمال ہوتی ہیں، مگر اسے ہومیوپیتھی علاج نہیں کہا جاسکتا۔

ایک ضروری بات یہ بھی ہے کہ پہلے دو طریقہ ہائے علاج میں، مختلف بیماریوں کے لیے مجربات بتائے جاتے ہیں، اور یہ ضروری نہیں ہوتا کہ ایک مجرب، بیمار کی تکالیف میں مستقل بہتری کرے۔ مگر تیسرے طریقہ یعنی سچے معالج کے خالص ہومیوپیتھی علاج میں، ایسے مجربات ہرگز نہیں ہوتے۔ آرگینن میں درج، بیماری اور شفاء کے آسان فہم اصولوں کو سمجھنے، اور انہیں دوران علاج کماحقہ استعمال کرنے سے تجویز شدہ دوا ہی مجرب بن جاتی ہے۔ بیمار کے لیے ایک وقت میں صرف اور صرف ایک دوا ہوتی ہے۔

ہومیوپیتھی پریکٹس کرنے سے پہلے آپ کو کم از کم آرگینن کی ایک ایک سطر سمجھنا ہو گی۔ یہاں میں سلام پیش کروں گا، استاد محترم جناب ہومیوپیتھی ڈاکٹر شمیم زیدی صاحب کو، جو آرگینن کی ایک ایک سطر سمجھاتے تھے۔ اسی طرح شروع پریکٹس میں، بورک کی ریپرٹری کے تمام ہیڈنگ اور ان کے ذیلی ہیڈنگ اچھی طرح سمجھ لینے کی ضرورت ہے، اس کے بعد آرگینن کی مزید تشریحات اور بہت زیادہ اقسام کی ریپرٹریاں موجود ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ کہ بیمار کے ایک علامت موجود ہو، اور آپ اسے کونسیو نہ کریں، اور اسے کم علامات کا کیس سمجھ لیں۔

اب ہم بات کرتے ہیں، برص یعنی لیکوڈرما یا وٹیلیگو کی:

کہا جاتا ہے کہ یہ ون سائیڈڈ ڈزیز ہے، اس کے بعد بات چلتی ہے کہ یہ بیماریاں ہوتی ہی ناقابل علاج ہیں۔ دھوپ اور بالائے بنفشی شعاوں کے اثرات بڑھانے والی ادویات، سورے لیا کوریلی فولیا اور ایمی مے جس، وغیرہ کے استعمال اور الٹرا وائلٹ بی ریڈی ایشن کے علاج سے عارضی شفاء فراہم کی جاتی ہے، جو ہمیشہ مضر ثابت ہوتی ہے(8)۔ لیکن عظیم ہانمن کے شاگردوں کو اس بات سے مایوس ہونے کی بالکل ضرورت نہیں ہے، کیونکہ ہانمن نے محولہ پیروں میں جو لکھا ہے، اس کا مفہوم تو یہ ہے کہ شروع علاج میں اگر کم تعداد میں علامات میسر ہیں، تو انہی پر دوا تلاش کی جائے گی۔ ایک خوراک کے بعد انتظار کیا جائے، اور دوبارہ کیس کی علامات ریکارڈ کی جائیں اسطرح دوسری اور تیسری دفعہ علامات کی تعداد زیادہ ہو جائے گی اور یہ بیماری ون سائیڈڈ نہیں رہے گی، اور یوں شفا کا عمل شروع ہو جائے گا۔ (9)

عظیم ہانمن کے دور سے، سورا، سفلس، سائیکوسس، تین بنیادی میازم کے ساتھ، ہومیوپیتھی فلاسفی کی کتابوں میں ایک مکسڈ میازم کا تذکرہ موجود ہے۔ یہ مکسڈ میازم سورا اور سفلس کا مرکب ہوتا ہے، اور اسے سیوڈو سورا یا ٹیوبر کلر میازم بھی کہتے ہیں۔ لیکوڈرما کے اکثر مریضوں میں یہ "ایکٹیو" میازم ہوتا ہے، یا آرگینن کے متعین اصولوں کے تحت علاج سے شفاء کے نزدیک ضرور "ایکٹیو" ہو جاتا ہے۔ (10)

جب لیکوڈرما کی ایٹیولوجی کے بارے میں بات کی جاتی ہے تو متعدد وجوہات کا بیان ہوتا ہے۔ میں آپ کو آسانی کی طرف لے جانے کی کوشش میں لمبی چوڑی ٹرینالوجی کی باتیں نہیں کروں گا۔ جو احباب اس زبان میں سمجھنا چاہیں، مقالہ میں بتائے ہوئے فیس بک کے پیج (16) پر ڈسکشن کے لیے مجھے حاضر پائیں گے۔

ہم سیکھنے کے لیے، شروع میں اپنے بیمار کی علامات، علامات کے کونکومیٹینٹس اور موڈیلیٹیز حاصل کرنے کے پر زیادہ توجہ دیں گے۔ یہ بات اچھی طرح سمجھ لی جائے کہ لیکوڈرما کے مریض کے لیے پہلی مرتبہ یکسوئی اور کم از کم دو (2) گھنٹے کا وقت درکار ہو گا(11)۔ اس کے علاوہ کچھ مریضوں میں آپ کو بعد میں بھی ایک دو مرتبہ معمول سے زیادہ وقت دینا ہو گا۔

لیکوڈرما ایک گہری آرگینک میازمیٹک بیماری ہے۔ میرا تجربہ ہے کہ دس سے پندرہ علامات تو تھوڑی دلچسپی سے مل جاتی ہیں۔ مریض آپ کو بار بار یہی کہے گا کہ بس یہی ایک تکلیف ہے، جو کہ ظاہر ہے بالکل غلط بات ہے۔ اب وہ مریض ہے، اس کا ذہن بھی بیمار ہے اور آپ معالج ہیں، اس لیے پوری کوشش سے مریض کو سمجھا کر لیکوڈرما کے علاوہ، سر سے پاوں تک، بیمار کی دوسری علامات اکٹھا کریں۔ کھانے پینے، ذہن سے متعلقہ اور جنسی علامات تو کوئی مریض نہیں بھول سکتا، اور نہ کسی معالج کو چھوڑنا چاہیں۔

ایسا بھی ہو گا کہ لیکوڈرما سے پہلے بیمار کے اعضائے رئیسہ سے متعلقہ موجود علامات بہتر ہو نگی، اور لیکوڈرما کی باری بعد میں آئے گی، معالج کو ہمیشہ ترتیب سے آگے بڑھنا ہو گا، ورنہ لیکوڈرما ٹھیک نہیں ہو گا۔ زبردستی کے علاج کے بعد اعضائے رئیسہ کی مفقود علامات کا بھی خیال کریں۔

میرا طریقہ یہ ہے کہ اگر بیمار بالکل کھل کر سب تکالیف نہیں بتاتا، تو میں کہتا ہوں کہ میرا ماہر معالج ہونے کا تعلق کافی ساری علامات کے موجود ہونے سے ہے اور اس طرح آپ (مریض) یا تو ناقابل علاج ہیں، یا میں آپ کے علاج کے قابل نہیں ہوں۔ اکثر اس بات کا اثر ہو جاتا ہے اور مریض دلچسپی سے تکالیف بتانا شروع کر دیتا ہے۔ اور یوں چند ہی نشستوں میں بیمار شفاء کی جانب رواں دواں ہو جاتا ہے۔

ایک سچے ہومیوپیتھی معالج کو کبھی بھی نسخہ لکھنے اور علاج شروع کرنے میں جلدی نہیں ہونا چاہیے۔ طلباء وطالبات یہ بات لکھ رکھیں کہ آپ سے تعلق بنانے والے شروع پریکٹس کے، چالیس پچاس مریضوں نے آپ کی ساری زندگی کی پریکٹس پر اثر انداز ہونا ہے۔ اس لیے میرا مشورہ یہ ہے کہ آپ کبھی بھی کسی بیمار کے علاج میں ناکام ہونے کے لیے فوراً کوئی دوا تجویز نہ کریں۔ تفصیل سے علامات کو ریکارڈ کریں، اپنے اساتذہ سے، ڈاکٹر دوستوں سے، قریبی سینئر معالجوں سے مشورہ کریں اور اپنی بھی مقدور بھر کوشش کریں اور پھر باقاعدہ نسخہ اور ریکارڈ بنائیں۔
اسی لیے آپ کو ڈگری حاصل کرنے کے بعد کونسل سے رجسٹر ہونے کے لیے کسی سینئر معالج کے ساتھ عملی طور پر کام کرنا ہوتا ہے۔ جو استاد بغیر عملی تجربہ کے آپ کو سرٹیفیکیٹ بنا دیتے ہیں، وہ آپ کے اور انسانیت کے ساتھ، شاید انجانے میں میٹھی دشمنی کرتے ہیں۔

ایسا نہیں ہو سکتا کہ آپ کو تھوڑے سے عرصہ میں کل ہومیوپیتھی سمجھا دی جائے اور آپ سمجھ بھی جائیں۔ کبھی بھی شارٹ کٹ ڈھونڈنے یا لگانے میں اپنا اور انسانیت کا وقت ضائع نہ کریں۔ سنیپ شاٹ پریکٹس بھی عطائی پریکٹس کا ایک شعبہ ہے۔ یہ استاد ہانمن کا طریقہ نہیں ہے کہ بغیر تفصیلی علامات، خارش (سوراء) کے لیے سلفر، سورائینم۔ سفلس کے لیے سفلینم اور مرک سال۔ سوزاک (سائیکوسس) کے لیے میڈھورینم یا تھوجا، اور ٹیوبر کلر میازم کے لیے ٹیوبر کولینم، آرسینک آئوڈائیڈ وغیرہ وغیرہ۔ سنیپ شاٹ دوا کا مطلب صرف یہ ہے، کہ آپ اس دوا کی علامات اور مریض کی علامات بھی ایک دفعہ دیکھ لیں۔ ان چار نوسوڈز خصوصاً ٹیوبر کولینم کا استعمال، بطور بالمثل دوا، میرے لیے تیس سال سے زیادہ پریکٹس کے بعد بھی آسان نہیں ہے۔ اس سے میرا مطلب یہ ہے کہ شروع علاج میں ٹیوبر کولینم کی جگہ بیسی لینم اور "ٹیوبر کولینم بووینم" کا استعمال آسان اور بہتر رہے گا۔

زیادہ اونچی طاقت میں تحلیل شدہ ہومیوپیتھی ادویات، بشمول نوسوڈز کا استعمال قدرے احتیاط، تجربہ اور مہارت کے ساتھ ساتھ، کافی تعداد میں، بالمثل علامات کا تقاضا کرتا ہے۔ بہت بہتر ہو گا کہ بیمار کی مشکلات میں اضافہ کرنے کی طرف توجہ نہ دی جائے۔ مایوس ہونے کی بات نہیں، آرگینن کے اصولوں کے تحت بالمثل دوا، ابتدائی پوٹینسیوں میں بھی صحت مند اشارے دیتی ہے۔ ایک کمزور قوت حیات کے لیے ابتدائی طاقتیں اور نباتاتی ادویات، پھر آرگینک کیمیکلز، نوسوڈز، آخر میں ان آرگینک ادویات بلکہ ان کے نباتاتی اینالاگ بہتر رہتے ہیں۔

اب آپ کے لیے ٹیوبر کلر میازم (سیوڈوسورا) کی کچھ علامات بیان کی جاتی ہیں: جس طرح سوراجلد کی علامات دیتا ہے، سیوڈوسورا جسم کی اندرونی جھلیوں، اعضاء اور ہڈیوں کی علامات دیتا ہے۔ اس کا بیمار بار بار غلطی کرتا ہے، کام میں تیز رفتار، ہائپر ایکٹیو اور ہائپر سینسٹیو ہوتا ہے۔ ہر وقت تھکا ہوا، اور تبدیلی چاہتا ہے۔ نظام انہضام زیادہ خراب۔ کمزوریاں اور وزن کی کمی وغیرہ۔ اس سلسلہ میں کتابوں میں زیادہ دلچسپی بہتر رہے گی۔ چار میازم سمجھنے کے لیے ڈاکٹر ڈیوڈلٹل کا ایک مقالہ آپ کو مل جائے گا۔ (10)

ہر انسان میں بچپن سے لے کر زندگی کے آخری دن تک آنتوں خصوصاً بڑی آنت میں کچھ دوست بیکٹیریا، پروبائیوٹکس قدرتی طور پر موجود رہتے ہیں۔ باول نوسوڈز سے آپ واقف ہیں انکی پروونگ اور ہومیوپیتھک استعمال کے لیے علامات کسی حد تک میٹیریا میڈیکا کی کتابوں میں مل جاتی ہے، اور یہ سب عرصہ دراز سے مختلف پوٹینسیوں میں کم از کم مسعود اینڈ سنز سے ایک دوا اقساط میں ضرور مل جاتی ہیں۔ ایک سچے معالج کو کبھی بھی ایسی دوا استعمال نہیں کرنا چاہیے جس سے یہ انسان دوست بیکٹیریا فوت ہو جائیں اور ان کی جگہ دشمن بیکٹیریا سنبھال لیں۔ اینٹی بائیوٹک اور بہت سی غیر تحلیل شدہ ادویات ان دوست بیکٹیریا کو ختم کر دیتی ہیں، کچھ بائیوفیزیولاجیکل عمل رک جاتے ہیں، اور بیمار مزید بیمار۔

اسی طرح انسانی جسم میں پیراسائیٹ بھی ہوتے ہیں۔ ملپ اور کدو دانوں کے علاوہ، ان میں جگر اور دوسرے اعضاء میں مختلف قسم کے فلووک وغیرہ شامل ہیں۔ یہ یونیسیلولر بھی ہوتے ہیں، ان کی موجودگی میں جلد اور اندرونی اعضاء میں الرجک ری ایکشن ہوتے ہیں۔ ایسی علامات کے تحت ریپرٹوریوں میں آپ کو متعدد ہیڈنگز کے تحت وافر ادویات مل جائیں گی۔ تمام اقسام کے نقصان دہ پیراسائٹس کو بیمار کے جسم سے نکالنے کے لیے بالمثل تحلیل شدہ ادویات بہتر کام کرتی ہیں۔ انہی ادویات سے ہم اندرونی اور جلدی ہر قسم کے طفیلی ختم کر سکتے ہیں۔

پہلے دو طریقوں سے اگر کچھ عرصہ علاج جاری رکھا گیا ہو تو میں اپنے مریضوں کو کہتا ہوں کہ انہوں نے کم سے کم ٹمپریچر پر اپنی غذا کو پکانا ہے۔ اس کے علاوہ علاج سے پہلے انہیں بتا دیا جاتا ہے کہ دوران علاج وہ غذا پکانے کے لیے صرف اسٹین لیس اسٹیل، تام چینی، مٹی کے نئے برتن یا شیشہ کے برتنوں کے علاوہ اور کوئی برتن استعمال نہ کریں۔ اس کے ساتھ ضروری ہے کہ مریض تیز مصالحے اور ذائقہ بڑھانے والے مختلف مرکبات اور بازار کی فاسٹ فوڈ استعمال نہ کریں۔ لیکوڈرما کا مریض اگر اپنے دادا پردادا کی خوراک پسند کرے تو بہتر رہتا ہے۔

ایسا ہوتا ہے کہ بیمار کی قوت حیات، جگر سے متعلقہ علامات کے ساتھ زیادہ عرصہ گزر جانے کی وجہ سے بہترین بالمثل دوا پر ریسپونس نہیں دیتی۔ ایسے میں چیلی ڈونیم مے جس، اور ہائیڈرو کوٹائل وغیرہ کی علامات دیکھی جائیں گی، اور ابتدائی طاقتوں سے استعمال شروع ہو گا۔ اس کے علاوہ پھلوں اور سبزیوں میں موجود رنگ جگر کو فاسد مادے خارج کرنے میں مدد دیتے ہیں۔

دوران علاج مریض کی خوراک کا کم از کم چالیس فیصد حصہ تازہ، اچھی طرح دھلی ہوئی سبزی اور تازہ پکے ہوئے پھل ہوں گے۔ پھلوں سے متعلقہ ایک بات آپ کو مثال سے سمجھ آجائے گی: دوسرے عطائی طریقہ علاج کے کچھ معالج مریض کو مربہ سیب، وغیرہ وغیرہ کے استعمال کا مشورہ دیتے ہیں۔ یہ مربہ ہمیشہ کچے سیبوں کا بنایا جاتا ہے۔ اسی طرح بازار میں ملک شیک وغیرہ کے لیے بھی کچے پھل استعمال کیے جاتے ہیں۔ اب ہم یہ کہہ کر آگے بڑھ جاتے ہیں کہ کچا سیب ابھی سیب بنا ہی نہیں ہوتا۔

کبھی خوراک میں شامل اور دیگر اشیاء کے استعمال اور ماحول میں انکی موجودگی سے مریضوں کو الرجی ہوتی ہے۔ علاج کے پہلے دو طریقوں میں ان چیزوں سے پرہیز کرایا جاتا ہے۔ خراب مچھلی اگر بازار میں آکر بک جاتی ہے تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ مچھلی سے پرہیز کیا جائے بلکہ مچھلی آنکھیں کھول کر خریدی جائے۔ ہمارے ماحول میں پہلے دو طریقہ علاج سے استفادہ کرنے والے بہت سے مریض غذا کی کمی کا شکار ہوتے ہیں۔

خوراک مثلاً دودھ، دہی، مٹن، بیف، انڈہ، مچھلی وغیرہ سے پرہیز غیر ضروری ہے۔ البتہ ایک ہی جگہ کھڑی رہنے والی مرغی سے پرہیز بہتر ہو گا، مگر اس کی جگہ دوسرا گوشت اور مچھلی آئے گی۔ الٹرا ہیٹ ٹریٹڈ دودھ کی جگہ تازہ ابلا ہوا دودھ لے گا۔ مریض کو ہمیشہ اچھی خوراک کی ضرورت ہو گی۔ یہ الرجیاں اکثر ٹیوبر کلر میازم سے تعلق رکھتی ہیں۔ اور آپ ان سب کو محض معدہ اور کھانے پینے کے ریپرٹری ہیڈنگز کے تحت علامات میں پسند، ناپسند، اور شنز اور کریے ونگز کے علاوہ کچھ ذہنی علامات ہی سمجھیں گے۔

کچا آم کسی بھی شکل میں ہو، زیادہ استعمال سے لیکوڈرما میں زیادتی دکھائے گا(12) ۔ فلورائیڈز کا ٹوتھ پیسٹ وغیرہ میں روزانہ استعمال آپ کو روکنا ہو گا(13)۔ اسی طرح کوبالٹ کے نمکیات کپڑے دھونے کے پاوڈر یا بعد میں نیل اور کلر برائٹنر میں استعمال ہوتے ہیں۔ فائیبر گلاس کی ٹینکیوں میں کوبالٹ کے نمکیات، خصوصاً جب ضرورت سے زیادہ ہوں یا سٹیبلائیزر کے بغیر اندازہ سے شامل کیے جائیں، لیکوڈرما اور اس سے ملتی جلتی علامات پیدا کرتے ہیں۔ (14) اسی طرح سفید توت، فالتو اسکاربک ایسڈ، سلی سیلک ایسڈ اور لیکورائس کا خیال رکھیں۔

کچھ مریض ریڈی ایشن سے ایکسپوزڈ ہوتے ہیں، کمپیوٹر مانیٹر کا استعمال زیادہ کرتے ہوں، بہت قریب سے ٹیلی ویژن دیکھنے کی عادت ہو، بار بار اکسرے، انجیو گرافی، چھاتی کی سکریننگ یا لیکوڈرما کے لیے الٹرا وائلٹ علاج کی ہسٹری کے حامل ہوں، ان میں کبھی بیسٹ سیلیکٹڈ

ریمیڈی کام نہ کر رہی ہو، تو آپ ریڈیم بروم اور اس سے ملتی ادویات کی علامات تلاش کریں گے، اور سی 30 پوٹینسی کی ایک دو خوراک سے مریض شفاء کے راستہ پر چل پڑے گا۔

لیکوڈرما کے میکیول میں میلانین آہستہ آہستہ کم ہوتا ہے، آنکھ سے دیکھ پانے میں دو چار ماہ لگ سکتے ہیں۔ ہومیوپیتھی کی ادویات کی پروونگ عموماً اتنا عرصہ جاری نہیں رکھی جاتی۔ اس لیے ایک بیمار میں اگر لیکوڈرما موجود ہے اور اس کے لیے آرگینن کے اصولوں کے تحت ایک بالمثل دوا زیادہ علامتوں، اور ایکٹیو میازم کے مطابق مل گئی ہے۔ اور اس دوا کے تحت میٹیریا میڈیکا میں لیکوڈرما کی علامات موجود نہیں ہیں تو امید کی جائے کہ کم عرصہ کی پروونگ اس کی وجہ ہے۔ یوں یہ دوا یا اس سے اگلی بالمثل دوا اس جلدی علامت کو ضرور شفاء کی طرف لے جائے گی۔ عام استعمال کی کرنسی چیک کرنے والی لائٹ کی مدد سے ابتدائی لیکوڈرما اور علاج سے ہونے والی ابتدائی بہتری بھی ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

کچھ بیماروں میں، ایسی علامات، جن کا تعلق تھائیرائیڈ، ایڈرینل گلینڈز، ذیابیطس وغیرہ سے ہوتا ہے، تھوڑی بہت علامات سیڈوسورا کی ہوں گی۔ اس طرح کے وائیٹل اعضاء کی علامات جب شفاء کا رخ کرتی ہیں تو جلدی علامات آجاتی ہیں، جن میں لیکوڈرما بھی شامل ہے۔ ان حالات میں بیمار تھوڑے عرصہ میں شفاء پانے کے قریب ہوتا ہے۔ بالمثل دوا کے بعد لیکوڈرما میں عارضی زیادتی کے لیے مریض کو تیار رکھیں۔

لیکوڈرما کے لیے درج ذیل ادویات آپ کے کلینک میں چھ سے ایک ہزار تک اور آنے والے وقت میں ایل ایم 1 سے ایل ایم 5 تک ہوں گی:

Calc.Carb. Nat.Carb., Kali. Carb., Alumina, Sulphur, Sil., Cup. Met., Hep.Sulph., Nitric Acid, Nat. Mur., Mang. Acet., Nux Vom., Sulf. Iod., Ars. Alb., Ars. Iod., Ars. Sulf. Flav., Merc., etc.

مندرجہ بالا ادویات محض آپ کی دلچسپی کے لیے لکھی گئی ہیں، آپ "وغیرہ" پر بھی خصوصی توجہ رکھیں گے۔ اس کے علاوہ آپ بیسی لینم اور "ٹیوبر کولینم بووینم"، سی 1000 میں حاضر رکھیں۔ ٹیوبر کولینم (کوچ) کے استعمال کے لیے بیمار کا دل، جگر، اور گردوں وغیرہ، کے افعال پر نظر رکھیے، مریض میں عمر کی زیادتی اور کمزوری ہمیشہ مشکلات پیدا کرے گی۔

لیکوڈرما ایک خاندانی بیماری ہے۔ والدین سے بچوں میں لیکوڈرما کی منتقلی روکنے کے لیے بچے پیدا کرنے سے پہلے والدین کا علاج ضروری ہے۔ اگر وقت گزر چکا ہے تو ہائڈراسٹس کیناڈینسیس، سلفر آئیوڈائیڈ اور کسی حد تک ہیپر سلف کی علامات کو آپ تفصیل سے دیکھ لیں۔ مزید معلومات آپ کو فرانسیسی ڈاکٹر ای اے مائوری کی بچوں کی تکالیف کے بارے کتاب میں مل جائے گی۔ (15)

آپ محسوس کر رہے ہونگے کہ میں نے وقت کی کمی کو مدنظر رکھتے ہوئے طلباء کے لیے بہت سی ضروری معلومات چھوڑ دی ہیں۔ بہتر ہے ایسی معلومات آپ خود سے کتابوں، اپنے اساتذہ اور انٹرنیٹ سے حاصل کریں۔ اگر مزید معلومات درکار ہوں، تو آپ مادر علمی، پاکستان ہومیوپیتھک میڈیکل کالج کے نام سے، فیس بک کے ایک گروپ، کے لنک (16) کے ذریعہ سے، راہنمائی حاصل کرسکتے ہیں۔ ڈاکٹر زین اس گروپ کو چلاتے ہیں۔ آج کے دور میں بیماری کبھی اکیلی نہیں ہوتی، لہٰذ آپ بھی دوستوں کا گروپ بنا کر کام کریں۔

عظیم ہانمن کے روشن اور واضح نقش قدم پر، سوچ سمجھ کر ثابت قدم رہنے کا فیصلہ کرنے والوں کی علمی ضروریات، اور اس راستہ میں پیش آنے والی مشکلات سے نمٹنے کے لیے میری خدمات، بلامنفعت، ہر طرح، ہر وقت حاضر ہیں، رابطہ (17) موجود ہے۔ مزید ضروری مطالعہ

کے لیے آپ کے لئے کچھ لنک(18) حاضر ہیں، ضرور استعمال فرمائیں۔ آئندہ تحقیق کے لیے حوالہ(19) میں درج ادویات پر کام ہو رہا ہے، اگر آپ دلچسپی رکھتے ہوں تو شامل ہو سکتے ہیں اور مجھے بھی شامل کر سکتے ہیں۔

اب لیکوڈرما کا ایک کیس، ہومیوپیتھی ڈاکٹر بنارس صاحب کی ہدایت پر، حاضر خدمت ہے،(آسانی کے لیے اسے تھوڑا ایڈٹ کیا گیا ہے۔)

مریض مسٹر۔۔۔۔۔ عمر 33 سال پہلے دونوں ہونٹوں، پھر چھاتی اور گردن کے اتصال، چھاتی اور دائیں ہاتھ کی پشت پر لیکوڈرما میکیولز۔ مریض کہنے کو خود ہومیوڈاکٹر ہے، مگر مکمل نہیں ہے۔ گزشتہ ایک سال سے باری باری تین ہومیو معالجین کے زیر علاج رہا ہے۔ مریض کا کہنا ہے کہ ان سفید نشانات کے علاوہ اسے اور کوئی قابل ذکر تکلیف نہیں ہے، ان پر انہیں خارش ہوتی رہتی ہے اور زیادہ کھجانے پر پانی سا نکل آتا ہے، سفیدی مائل نشان بہت آہستہ سے پھیل رہے ہیں۔ اور معلوم ہوا کہ تینوں معالجین کو وہ اتنی ہی معلومات فراہم کرتا رہا ہے۔

مریض کو استعمال شدہ ادویات کے نام بھی کسی حد تک معلوم تھے:
ایک معالج نے دیگر گولیوں کے ساتھ سلیشیا 30 صبح دوپہر شام ایک ماہ کھلائی۔
دوسرے نے دیگر پڑیوں کے ساتھ آرسینک سلف فلیوم 30 سی صبح شام اور ایک ماہ کے بعد آرسینک سلف فلیوم 1 ایم(1000 سی)، اور بیسی لینم 1 ایم تین دن کے وقفہ سے باری باری ایک ماہ کے لیے اور ہمراہ آرسینک سلف فلیوم 6ڈی دن میں تین مرتبہ ایک ماہ کے لیے کھلائی، جبکہ سفید نشان پھیلتے رہے۔
تیسرے مشہور و معروف معالج نے دس ادویات پر مشتمل دو مرکب ادویات، ہائڈروکوٹائل ٹنکچر اور قرشی کا کشتہ تانبہ، پانچ ماہ کے لیے کھلایا، مگر مریض کے حالات بہتر نہیں ہوئے۔ سفید نشانات سے ایک سال پہلے، شانے کے نیچے درد کو جگر کی تکلیف سمجھ کر ایک ایلوپیتھک ڈاکٹر صاحب نے دو ماہ اور ایک حکیم صاحب نے ڈیڑھ ماہ علاج، بغیر افاقہ فرمایا۔

تمام نشانات کو ٹریسنگ پیپر پر اتارا گیا اور مریض کو سمجھایا گیا کہ مجھے علاج کا جو طریقہ آتا ہے اس کے لیے مجھے سر سے پیر تک تکالیف، ان میں کمی زیادتی اور احساسات خواہشات خواب، دوسروں سے تعلقات کے بارے میں قدرے تفصیل سے معلومات درکار ہیں، اگر ایسا ممکن نہیں ہے تو شاید میں اسکے علاج کے قابل نہیں ہوں، اور یہ کہ وہ اگر پسند کرے تو ہفتہ دس دن اپنی تکالیف کے بارے میں سوچے اور پھر تشریف لائے، بہتر ہے گھر کے کسی فرد کو ساتھ لائے۔

اگلی ملاقات پر مریض کے پاس ایک کاغذ پر کچھ تفصیلات لکھی ہوئی تھیں:
ریڑھ کی ہڈی میں تھوراسک اور لمبر ورٹبرل جائنٹ میں درد۔ دائیں سکیپولا کے نچلے اینگل پر چبھن جیسا گاہے بگاہے شدید درد جو کام اور بھاگ دوڑ سے بڑھتی ہے۔
مریض کو ایک معالج نے لیکوڈرما ظاہر ہونے سے ایک سال پہلے سلفر 30 کی جگہ غلطی سے(سلفر سی ایم) کی ایک خوراک کھلا دی تھی۔
ایک کزن میں ریڑھ کی ہڈی کی ٹی بی(سپائینا بائی فیڈا) موجود تھی، اور ایک دوسرے قریبی رشتہ دار میں چھاتی کی ٹیوبر کولوسس چل رہی تھی۔
کرانک ٹانسلائیٹس جو، کبھی دائیں کبھی بائیں زیادتی، گرم روٹی کھانے سی زیادتی۔ کھانے میں گوشت قدرے ناپسند، دودھ سے اپھارہ، مریض

زیادہ دیر کھڑا نہیں رہ سکتا تھا۔ ہفتہ میں ایک دو دن دونوں شانوں کے درمیان ٹھنڈک کا احساس۔ سردی بھی جلدی لگ جاتی تھی، سبزی مائل ریشہ ناک سے اور بلغم کا اخراج۔

مریض کے بازو دیکھ کر محسوس ہوا کہ بلوغت کے دوران کوئی آرگینک بیماری موجود رہی تھی، مگر مریض اسے کمزوری ہی کہتا تھا۔ ایک دفعہ اس کے بڑے بھائی ساتھ تشریف لائے تو معلوم ہوا کہ مریض کو پیدائش کے پانچ ماہ بعد ٹائیفائیڈ ہوا تھا جو تین ہفتہ رہا تھا، اس وقت سے سولہ سال کی عمر تک ہر سال ایک دفعہ یا دو دفعہ تین ہفتہ کا بخار ہوتا رہا۔ اور کلورمفینیکول سے علاج ہوتا تھا۔ ملیریا کئی مرتبہ ہوا بلکہ ایک مرتبہ ملیریا میں بخار تین گھنٹوں میں بڑھتا بڑھتا 107 ڈگری فارن ہیٹ تک آ گیا، جسے اگلے دو گھنٹوں میں مریض پر پانی ڈال ڈال کر اتارا گیا۔ اب بھی پیٹ میں جکڑن والی درد کے بعد ملیریا کی سردی اور بخار کبھی کبھی ہو جاتا ہے۔ چلنے اور کام کرنے سے سخت تھکاوٹ، دھوپ میں بیٹھنے اور پھرنے سے چکر اور سر درد۔ اوپر کا ہونٹ گاہے سوج جاتا تھا، چلتے چلتے ایک ٹخنہ مڑ کر تکلیف دیتا، مریض اکثر صبح تین بجے سخت بھوک سے بیدار ہو جاتا۔

سلفر ڈی 3 ٹرچوریشن 1 گرام روزانہ ناشتہ سے دس منٹ پہلے ایک ہفتہ کے لیے استعمال کروایا گیا۔

مقالہ میں پچھلے صفحات پر دی گئی کھانے پینے کی ہدایات تفصیل کے ساتھ مریض کو لکھی ہوئی دی گئیں اور بتایا گیا کہ ان پر بہر صورت عمل کرے اور یہ کہ دوسری صورت میں تکلیف ٹھیک ہونے میں بہت وقت لے گی۔

ہونٹوں کے نشانات کو عارضی طور پر ماسک کرنے کا طریقہ بھی سمجھا دیا گیا۔

صبح بیدار ہونے پر عبادت اور کچھ کھانے پینے سے پہلے کمرے میں تین (3) منٹ کی تیز ورزش تجویز کی گئی۔ مریض کے لیور فنکشن ٹیسٹ مناسب تھے، کمر اور شانہ کے نیچے درد کی وجہ لیٹرل سکولیوسز تھا، اس کے لیے بھی ایک خصوصی ورزش تجویز کی گئی، درد بہت معمولی رہ گئی۔

بورک سے ریپرٹورائیز کرنے پر علامتوں کے حساب سے ترتیب وار ٹیوبر کولینم، نیٹرم کارب، سلشیا، نکس وامیکا، کیلکیریا کارب، سلفر اور دیگر ادویات آ رہی تھیں۔

نیٹرم کارب (سی 1000) ایک خوراک اور پلاسیبو ایک ہفتہ کے لیے۔ دوسرے تیسرے اور چوتھے ہفتہ میں پلاسیبو۔

ایک ماہ کے بعد معلوم ہوا کہ نشانات بہت کم پھیلے ہیں۔

مرض کا دل کا فعل چیک کیا گیا اور ٹیوبر کولینم بووینم (سی 1000) ایک خوراک۔ اور پلاسیبو، چار ہفتے استعمال کرائی گئی۔

مریض کی جنرل صحت بہتر ہوئی اور نشانات بڑھنا رک گئے تھے۔

دو ماہ ہو چکے تھے اس لیے کیس دوبارہ ریپرٹورائز کیا گیا اب کیلکیریا کارب لیڈ کر رہی تھی، چنانچہ (سی 1000) ایک خوراک، ایک ماہ بعد ٹیوبر کولینم بوینم (سی 1000) ایک خوراک۔ افاقہ معلوم ہوا۔ اس سے بیس دن بعد کافی علامات کے مطابق کلکیریا کارب، سنگل خوراک (سی 10000) استعمال کرائی گئی۔ مریض کو اطمینان ہوا، اب پلاسیبو کی ضرورت نہ رہی۔

مریض کے ہونٹوں کے علاوہ تمام سفید نشان ختم ہونے کے قریب تھے، مگر اس دفعہ زیادتی دیکھنے میں آئی۔ مزید ایک ماہ تک ہونٹوں کے نشان بھی 30 فی صد کم ہو چکے تھے، جبکہ گردن اور چھاتی کے میکیولز میں سیاہ پگمنٹ کی قدرے زیادتی پائی گئی۔

90دن گزر چکے تھے دوبارہ علامات لی گئیں، اب سلیشیا کی علامات واضح تھیں (سی1000) ایک خوراک، پندرہ دن کے بعد ٹیوبر کولینم بووینم (سی1000) ایک خوراک اور مزید دہ ہفتے بعد سلیشیا (سی10000) کی ایک خوراک سے پھر زیادتی دیکھنے میں آئی مگر صرف گردن اور چھاتی کے اتصال پر۔

ڈیڑھ ماہ بعد نشانات میں کہیں کہیں سیاہی زیادہ تھی جو چار ہفتوں میں مکس اپ ہو گئی۔ اوپر کے ہونٹ پر معمولی نشان باقی تھا، جسم کی چند معمولی علامات ابھی باقی تھیں، مگر وہ شاید علاج سے اکتا چکا تھا۔ مریض کی خواہش پر آخری بار بووینم (سی1000) ایک خوراک دے دی گئی اور کھانے پینے کی ہدایات دوبارہ سے چھاپ کر فراہم کی گئیں۔ مریض ان ہدایات پر عام طور سے کاربند رہا، تجویز کی گئی صبح تین منٹ کی ورزش جاری رہی، لیٹرل سکولیوسز کے لیے تجویز کردہ دوسری ورزش کی ہفتہ دس دن میں ایک مرتبہ ضرورت رہی۔

اوپر والے ہونٹ پر چھوٹا سا نشان باقی رہا جو مریض کے لیے پریشانی کا باعث نہیں تھا، وہ اسے آسانی سے چھپا لیتا تھا۔

آٹھ ہفتوں کے بعد اوپر والے ہونٹ پر چھوٹا سا نشان بھی محسوس نہیں ہوتا تھا۔

پرانے زمانہ کی بات ہے، معالج اکٹھا ہوتے تو یہ بات ہوتی کہ معالج وہ ہے جو ام الامراض کو ٹھیک کر لیتا ہے۔

پھر ایک زمانہ تھا، یہ کہا جاتا تھا کہ سفلس کو ٹھیک کر لینے والا صحیح معالج ہوتا ہے۔ آج کے دور کی بات یہ ہے کہ معالج وہ ہوتا ہے، جو الرجی کا علاج کر لیتا ہے۔ آنے والے دور میں صحیح معالج وہ ہوگا، جو الرجیوں کے ساتھ ساتھ امیون ڈیفی شینسیوں کا علاج کرے گا۔ علاج سے میرا مطلب بیمار کی صحت میں بار بار بحالی اور نگہداری نہیں ہے، بلکہ علاج بمطابق آرگینن پیرا نمبر1۔ لیجے میری کچھ گزارشات کے بعد اب آپ تھوڑی محنت اور لگن سے الرجی اور لیکوڈرما کا علاج مکمل کر سکتے ہیں، اگر آپ رفیق اعلیٰ شافی مطلق کے صحیح معنوں میں، علیٰ حد بشریت، چھوٹے سے پارٹنر بن جائیں اور اس کے لیے اکیلے اور مل جل کر مقدور بھر ضروری قابلیت پیدا فرمائیں۔ شکریہ۔

خدا بزرگ و برتر آپ کا حامی اور ناصر ہے۔

والسلام مع الاکرام۔

ہومیوپیتھی معالج محمد سعید چودھری۔

حوالہ جات:

(1) ملاحظہ فرمائیں آرگینن آف میڈیسن، ڈاکٹر ہانمن، پیرا نمبر 53 تا60

(2) دیکھیے آرگینن آف میڈیسن پیرا#2۔

(3) Gymnema sylvesteris

(4) ملاحظہ فرمائیں، آرگینن آف میڈیسن پیرا نمبر3، 105- 115

(5) ملاحظہ فرمائیں، آرگینن آف میڈیسن پیرا نمبر120 تا132

(6) ملاحظہ فرمائیں، آرگینن آف میڈیسن پیرا#83۔

(7) ملاحظہ فرمائیں آرگینن آف میڈیسن پیرا نمبر43 تا52 اور66۔

(8) ملاحظہ فرمائیں آرگینن آف میڈیسن پیرا نمبر196 تا203۔

(9) ملاحظہ فرمائیں آرگینن آف میڈیسن پیرا نمبر172 تا184۔

(10) http://www.homeorizon.com/homeopathy-presentations/tubercular-miasm
http://www.simillimum.com/education/little-library/constitution-temperaments-and-miasms/mch/article.php http://hpathy.com/ http://hpathy.com/journal/
http://www.simillimum.com/education/little-library/constitution-temperaments-and-miasms/nih/article.php

(11) جارج وتھالکس۔
http://www.vithoulkas.com/george-vithoulkas.html https://www.facebook.com/groups/12236875283/

(12) مینگی فیرا انڈیکا ،میٹیریا میڈیکابورک اور دیگر۔

(13)دیکھیے نیٹرم فلور، مختلف میٹیریامیڈیکااور ریپر ٹوریز میں۔

(14)دیکھیے کوبالٹ کے مختلف نمکیات، مختلف میٹیریامیڈیکااور ریپر ٹوریز میں۔

(15) Homoeopathic Treatment Children's Ailments, Dr E.A. Maury.

(16) https://www.facebook.com/groups/phmc.lhr/

(17) saeedhdr@hotmail.com +92 0300 4280241 (Better to send information sms before call)

(18) http://www.merckmanuals.com/home/ http://www.merckmanuals.com/professional/
http://www.medscape.org/ http://emedicine.medscape.com/
http://emedicine.medscape.com/dermatology http://www.cdc.gov/
http:/www.merckmanuals.com/professional/dermatologic_disorders/pigmentation_disorders/vitiligo.html
http://www.scribd.com/doc/11724156/A-Description-of-Homeopathic-Miasms
http://www.homeoint.org/clarke/n.htm (Dictionary of Practical Mat. Med, J. H. Clarke)

http://www.vithoulkas.com/…/3136-organon-by-hahnemann--6th-…

http://www.4shared.com/…/organon_of_medicine-jost_kunzl.html

(19) Ascorbic Acid (Vit.C) and its various derivatives, Aloe Indica, Aloesin, Arbutin, Glutathion, Green Tea, Hydroquinone and derivatives, Kojic Acid, Licorice (Standard & Wild), Salicylic Acid, Soy, White Mulberry, Niacinamide, etc. etc.

☆ Some Professionals are well come for collective research work. Thanks.